REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ
یکم ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۹ احسان ۱۳۳۸ھ ۹ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۳۵

مشرقی اور مغربی افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت

اور اسکے خوشکن اثرات

افریقہ سے آنے والے مبلغین اسلام کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ مورخہ ۶ جون بروز ہفتہ محلہ دار الصدر جنوبی کی طرف سے "مسجد محمود" میں بعد نماز مغرب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مشرقی اور مغربی افریقہ کے مبلغین اسلام نے وہاں کے ممالک میں تبلیغ اسلام کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان کر کے اس امر کو بخوبی واضح کیا کہ کسطرح آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی موعودہ اولو العزمی کی بدولت افریقہ کے مختلف علاقوں میں اسلام بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور اب وہ دن دور نہیں ہے کہ جب حسب وعدہ الٰہی باقی دنیا کے ساتھ ساتھ براعظم افریقہ میں بسنے والی اقوام بھی اسلام کی آغوش میں آکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرنے لگیں گی اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے ادا کئے۔ جلسے میں محلہ جات کے دیگر احباب بھی بکثرت شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سب سے پہلے "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے ایڈیٹر مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے مشرقی افریقہ میں تبلیغی نظام کی وسعت اور اس میں خاطر خواہ کامیابی پر روشنی ڈالنے کے علاوہ وہاں جماعت کے جاری کردہ انگریزی اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" کی مقبولیت اور خدا تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے تحت اس کی روز افزوں ترقی پر بھی تفصیل سے روشنی

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

ربوہ ۸ جون۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ ٹمپریچر تو آج صبح نارمل ہو گیا ہے۔ لیکن کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ دو دن سے غذا نہیں کھائی۔ احباب خاص توجہ سے دعائے صحت کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

بخیریت مری پہنچ گئے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

مری سے بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ خدام مورخہ ۷ جون ۱۹۵۹ء بروز اتوار صبح سوا دس بجے کے قریب بخیریت مری پہونچ گئے ہیں۔ حضور مورخہ ۶ جون کی شام کو لاہور سے بذریعہ ٹرین راولپنڈی روانہ ہوئے تھے۔ ۷ جون کی صبح کو وہاں پہونچنے کے بعد حضور مری تشریف لے گئے۔

آج صبح مری سے حضور اقدس کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور التزام سے دُعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام کے جملہ عوارض دُور فرما کر جلد کامل صحت عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی بے حد لمبی زندگی عطا کرے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ڈاک کا پتہ } تا اطلاع ثانی حضور اقدس کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہو گا۔

خیبر لاج - مری

جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ العزیز ۱۴ جون ۱۹۵۹ء کو بروز اتوار علی الصبح منعقد ہو گا۔ بی اے اور بی ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۸ء میں تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے شریک ہو کر کامیاب ہونے والے طلباء نیز انعامات اور کلرز وغیرہ حاصل کرنے والے طلباء ۱۳ جون کو یہاں پہونچ جائیں۔ تاکہ ۶ بجے شام کی ریہرسل میں شریک ہو سکیں۔ گون اور ہڈ ہمراہ لادیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

محترم حافظ سید عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم جناب حافظ سید عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی تو دس ماہ تک پتہ میں کینسر کے عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد قریباً ۶۶ سال کی عمر میں ۵ جون ۱۹۵۹ء کو صبح سات بجے اپنے مکان واقع نسبت روڈ لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم جناب قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کے خسر تھے۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ طفولیت میں ہی اپنے والد ماجد حضرت میر نعمت علی صاحب کی معیت میں ۲۵ اپریل ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً ۷ سال تھی۔ آپ کی کوئی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۹ جون ۱۹۵۹ء

دعا کی حقیقت

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ کے لحاظ سے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں دعا پر خاص زور دیا ہے۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے خصوصاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور احمدی اکابر واصاغر نے ہر وقت دعا پر اعتبار کیا ہے۔ اس لئے شاید بعض لوگ جن میں مغربی تعلیم یافتہ اور اہل علم حضرات بھی شامل ہیں خیال کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بھی کوئی رسمی صوفیانہ قسم کی تحریک ہے۔ جو انسان کو عملی زندگی سے بیزار کر کے افیونیوں جیسی تعلی بافانہ زندگی اختیار کرنا سکھاتی ہے۔ اور جس کا اثر زندگی کے طوفانوں سے ستیزہ کاری نہیں۔ بلکہ زندگی سے فرار کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ ہم احمدی نہ صرف دعاؤں پر قدر دیتے۔ بلکہ ہم مبشرات پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مکالمہ و مخاطبہ سے بھی سرفراز فرماتا ہے۔ اس کے باوجود ہم کفران نعمت نہیں کرتے اور ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو قوتے ہمیں عطا کئے ہیں۔ ان سے ان کی طاقت کے آخری حدود تک کام لینا بھی انسان کا فرض اولین ہے۔ بلکہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ان قوتے سے کام لینا بھی دعا کا ایک حصہ ہے۔ ہم کسی کھوکھلی دعا کے قائل نہیں۔ کھوکھلی دعا یہ ہوتی ہے۔ کہ مثلاً ہمارے پاس بیج بھی ہے ہل بھی ہے اور پانی بھی ہے۔ اور کھیتی بھی ہے۔ لیکن ہم نہ تو کھیتی میں ہل چلا کر اس کو قابل کاشت بنائیں نہ اس میں بیج ڈالیں نہ پانی دیں اور رات دن مراقبہ میں پڑے رہیں۔ اور دعائیں مانگتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ہماری کھیتی کو ہرا بھرا کر دے۔ اور اس میں اتنی فصل اگا دے کہ جتنی کبھی نہیں ہوئی۔ تو ایسی دعا خواہ ہم کتنے بھی الٹے سیدھے ہو ہو کر مانگیں۔ اور رات دن ایک کر دیں کھوکھلی دعا ہے۔ جو زمین سے ایک انچ بھی اوپر نہیں اٹھتی۔ اور جس کو آسمان کے فرشتے دیکھ دیکھ کر صرف ہنستے ہیں

ہمارے نزدیک دعا کے مقصد کے حصول کے لئے وہ اعمال جو مادی لحاظ سے ہماری طاقت میں ہیں ان کا بجا لانا گو دعا کا جزو اعظم تو نہیں مگر ضروری جزو ضرور ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کے قویٰ نہایت محدود طاقتیں رکھتے ہیں۔ اور جو عوامل ہماری انفرادی اور قومی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کی وسعت لامحدود ہے۔ اور ہمارے اعمال تو کیا ہماری عقل بھی ان کی محیط نہیں ہو سکتی اگرچہ آج انسان نے علم میں بہت ترقی کر لی ہے۔ لیکن زندگی کی وسعتوں کے لحاظ سے اس علم کی حیثیت اتنی بھی نہیں جتنی حیثیت ایک قطرے کو سمندر کے مقابلہ میں حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر ہم مثلاً تمام سائنٹفک طریقوں سے جو انسان نے دریافت کئے ہیں استعمال کر کے زمین کاشت کریں۔ تو پھر بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری کھیتی خدانخواستہ پکنے سے پہلے ہی تباہ ہو جائے۔ نئی قسم کے ایسے امراض پیدا ہو جائیں۔ جن کا ہمیں خیال و گمان بھی نہ ہو۔ چنانچہ اب زراعتی سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جو دوائیں پہلے فصل کے کیڑے مارنے پر اکسیر ثابت ہوتی تھیں بعض صورتوں میں اب نکمی ہوتی جاتی ہیں۔ کیونکہ کیڑوں نے نسلاً بعد نسلٍ ان دوائیوں کے مقابلہ میں قوت مدافعت پیدا کر لی ہے۔ اور ان پر اب وہ اثر انداز نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ بعض حالتوں میں ان دواؤں کا الٹا اثر ہو رہا ہے۔

ماچھے وغیرہ علاقوں کی زمین صدیوں سے پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیکار پڑی تھی انگریزی عہد میں نہروں سے یہ زمینیں سونا اگلنے لگیں۔ مگر آج ان زمینوں میں اکثر نہروں ہی کی وجہ سے تھور اور سیم کا شکار ہو گئی ہیں۔ اور لاکھوں ایکڑ اراضی کاشت کے لئے بے کار ہو کر رہ گئی ہے۔

یہ تو مادی اسباب کا ذکر ہے۔ ہم خدا پرست لوگ یہ بھی ایمان علیٰ وجہ البصیرت رکھتے ہیں۔ کہ زمینوں کی تباہی کے بعض روحانی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ جن کو مادہ پرست کبھی نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورہ کہف میں دو شخصوں کی مثال دی گئی ہے۔ ایک شخص کے باغات تھے۔ جن میں نہریں چلتی تھیں ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے ڈینگیں مارنے لگا۔ کہ میں نہیں خیال کرتا کہ میرا باغ کبھی برباد ہو۔ قیامت ویامت کوئی چیز نہیں اور اگر ہو بھی تو مجھے اس سے بھی بہتر جگہ ملے گی اس کے ہمسائے نے جو خدا پرست تھا کہا۔ کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا۔ تو تو نے ماشاء اللہ کیوں نہیں کہا۔ اور اتنا غرور نہ کرو۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو یہ تمہارا باغ تباہ ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہرا بھرا باغ ایک صبح سوکھ ٹنڈ ہو کر رہ گیا۔

یہ تمثیل نہایت وضاحت سے ان غیر مرئی روحانی اسباب پر روشنی ڈالتی ہے جس کی تشریح ہمارے بڑے سے بڑے سائنسدان بھی نہیں کر سکتے۔ اور جو ہماری زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور یہی تمثیل اس امر پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔ کہ ایسے اسباب ہر وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ایسے اسباب سے ہمیں بچا سکتا ہے۔

یہ تمثیل مطالعہ کے لائق ہے۔ آج دنیا کے حالات پر کس طرح لفظ بلفظ چسپاں ہوتی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا معتدبہ حصہ اسی طرح مادہ پرست ہو چکا ہے۔ جس طرح تمثیل کا وہ شخص جس کے پاس باغات تھے۔ اور یہ حصہ اسی طرح اپنے مال ومتاع اور مادی ساز و سامان پر مغرور ہے۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ کا اور قیامت کا منکر ہو چکا ہے۔ یہ لوگ اپنی عقل پر نازاں ہیں۔ کیونکہ وہ چند ہوائیاں آسمان پر اڑا سکتے ہیں۔ اور انہوں نے ایسے ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں۔ جن سے وہ دنیا پر تباہی لا سکتے ہیں۔ تمام دنیا کی پیداوار پر ان کا قبضہ ہے۔ اس لئے وہ مغرور ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر ان لوگوں نے غرور و نخوت سے توبہ نہ کی۔ اور اپنے ظلموں میں بڑھتے چلے گئے۔ تو یقیناً ایک صبح ان کا بھی وہی حال ہو گا۔ جو اس تمثیلی مغرور انسان کا ہوا ہے۔

ہم یہ کوئی گپ نہیں ہانک رہے بے خود مغربی عقلمند اسی نتیجہ پر پہونچ رہے ہیں اور جس تباہی کے گڑھے میں آج مغرب خود گرا ہوا ہے۔ اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ گرانا چاہتا ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ بڑے بڑے مغربی دانشمند سوچ میں پڑے ہوئے ہیں کہ نہ جانے کیا ہو گا۔ ہمیں ہی نہیں بلکہ خود مغربی داناؤں کو یقین ہو چکا ہے کہ اگر جلد ہی مغرب میں مذہب کا احیاء نہ ہوا۔ اور اخلاقی اقدار روبعمل نہ آئیں۔ تو یقیناً دنیا تباہ ہو کر رہے گی اور سچ یہ ہے کہ اگر یہ مغرور قومیں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر سجدہ ریز نہ ہوئیں تو ان کا بالیقین وہی حشر ہو گا۔ جو اس شخص کا ہوا جس کا ذکر قرآنی تمثیل میں کیا گیا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ تمثیل ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جو موجودہ زمانہ میں حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ مغرور قوموں کی مثال اس مغرور شخص سے دی گئی ہے۔ اور خدا پرستوں کی مثال ایک ایسی جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہی ہے۔ آج بے شک ان مغرور قوموں کے مقابلہ میں نہایت کمزور اور بے ساز و سامان نظر آتی ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے سہارے پر کام کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور للکار للکار کر ان مغرور اقوام کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے رہی ہے۔ آج منکران خدا و قیامت اس جماعت کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کی مددگار ہے۔ یہ اقوام اس کی طاقت کو نہیں جانتیں۔ اور اپنی نادانی سے اس کو خاطر میں نہیں لاتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا کہ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

الحاصل کلام یہ درست ہے۔ کہ جو قوے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔ ان کا پورا پورا استعمال ضروری ہے۔ اور ایسا نہ کرنا کفران نعمت ہے۔ بلکہ چونکہ دعا میں عمل بھی شامل ہے۔ اس لئے دعا کے ساتھ حتی الوسع کوشش کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ہماری دعا کھوکھلی نہ رہے۔ جس پر آسمان کے فرشتے ہنسیں۔ تاہم جو لوگ صرف مادی اسباب پر حصر کر لیتے ہیں۔ اور اپنی عقلوں پر مغرور ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اور معاد کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور دعا کو ضروری نہیں سمجھتے۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ایک نہ ایک روز جلد ہی خود ان کی عقل ہی ان کو تباہی کے ایسے گڑھے میں ڈال دے گی۔ کہ جس سے نکلنا ان کے بس کی بات نہیں ہو گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں کرنا سکھایا ہے۔ وہ قرآن و حدیث کے مطابق ہیں۔ وہ دنیا کے دھندوں سے بیزاری اور فرار کا نام نہیں بلکہ ان دھندوں کو تقوے کے ساتھ باحسن طریق سرانجام دینے میں ممد و معاون ہیں۔ جو ان روحانی بیماریوں کا قلع قمع کرتی ہیں۔ جو نری مادہ پرستی کی وجہ سے انسان کو لگ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر کام کے لئے الگ الگ دعائیں سکھائی ہیں۔ اور ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کا دہرانا بابرکت بتایا ہے۔

رُوحانی ترقی کے سات اہم مدارج

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ)

(۲)

حضور اقدس سورۃ المؤمنون کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں :-

غرض ھُم للزکوٰۃ فاعلون میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہی لوگ کامیابی حاصل کیا کرتے ہیں جو غرباء کی ترقی کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے رہتے ہیں اور ان کے حقوق کو نظر انداز نہیں کرتے۔ یورپ میں تو مزدوروں نے کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ وہ اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں اوّل تو لوگ مزدور کو اس کے حق سے کم دیتے ہیں۔ اور پھر جو کچھ دیتے ہیں وہ بھی وقت پر نہیں دیتے۔ حالانکہ ہمارے مزدوروں کی کمیٹی آسمان پر بنی ہوئی ہے اور وہ ان کے حقوق کا تصفیہ کرتی ہے۔ مگر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ جس کی وجہ سے لوگ آسمانی کمیٹیوں کے فیصلہ کی تعمیل نہیں کرتے۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو احمدیت کے ذریعہ سے اس کی تعمیل ہونے لگ جائیگی مگر موجودہ زمانہ میں اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ نہ صرف مزدور طبقہ کی حق تلفی ہو رہی ہے بلکہ مالکوں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ مالکوں کو مزدوروں سے ہی کام لینا پڑتا ہے اور جب ان کے حقوق ادا نہیں ہوتے تو وہ خوش دلی سے کام نہیں کرتے۔ جس کا اثر اس کام پر بھی پڑتا ہے جو ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح مالک بھی مزدور کی حق تلفی کر کے اپنے آپکو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یورپ میں مَیں نے دیکھا ہے کہ کوئی شخص چلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب لوگ دَوڑ رہے ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں جب مَیں یورپ گیا تو ایک دفعہ مَیں نے حافظ روشن علی صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ نے لنڈن میں کسی کو چلتے بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے تو کسی کو چلتے نہیں دیکھا جس کو بھی دیکھا ہے دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہاں ہم نے ایک عمارت بنتی دیکھی تو حیرت آگئی کہ کس پھرتی کے ساتھ مزدور وہاں کام کر رہے ہیں۔ ہمارا مزدور جب اینٹ اٹھانے لگتا ہے تو ہاتھوں میں اٹھا کر ایک آہ بھر کر ٹوکری میں ڈالتا ہے۔ پھر دوسری اینٹ اٹھاتا اور یہ دکھانے کے لئے کہ وہ کام کر رہا ہے اس طرح پھونک مار مار کر اُس پر سے گرد ہٹاتا ہے کہ گویا اطلس یا کمخواب کا کوئی تھان اس کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ کبھی وہ اس کے ایک طرف پھونک مارے گا اور کبھی دوسری طرف اور بہانہ صرف یہ ہوگا کہ کچھ نہ کچھ دیر لگ جائے۔ پھر آرام سے اُٹھتا ہے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اُسے معمار کے پاس لے جاتا ہے۔ اور جب اس انداز میں وہ دو تین ٹوکریاں اٹھا لیتا ہے تو اس کے بعد بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے میں حقہ کے دو گھونٹ تو پی لوں۔ مگر انگلینڈ میں یہ بات نہیں۔ وہاں ہر شخص دوڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور پھر جس عمارت کا میں نے ذکر کیا ہے وہ جس طرح منٹوں میں مَیں نے اُٹھتی دیکھی اُس طرح گھنٹوں میں بھی ہمارے ملک میں کوئی عمارت کھڑی نہیں ہوتی۔ مگر افسوس اس دفعہ جو میں علاج کے لئے یورپ گیا اور انگلینڈ بھی گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ انگلینڈ کے لوگوں میں سستی پیدا ہو چکی ہے اور وہ اس چُستی سے کام نہیں کرتے جس چُستی سے وہ پہلے کیا کرتے تھے۔ ہاں کہنے والے کہتے ہیں کہ امریکہ میں ابھی کچھ چُستی موجود ہے۔

پس غرباء کے حقوق نظر انداز کرنے کا نتیجہ دونوں کے حق میں بُرا نکل رہا ہے۔ غرباء میں سُستی اور نکمے پن کی عادت پیدا ہو رہی ہے اور امراء اپنی تجارتوں اور صنعتوں اور کارخانوں اور زمینوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے سے محروم ہو رہے ہیں۔ پس قومی ترقی کا یہ ایک نہایت اہم اصل ہے کہ غرباء کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ اور امراء اُن کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے اپنے اموال کا ایک حصہ خرچ کرتے رہیں۔ اس طرح دنیوی طور پر بھی وہ ترقی کریں گے اور روحانی رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور اس کے انعامات حاصل کریں گے۔

پھر مومن اس سے بھی آگے ترقی کرتے ہیں اور اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ اپنے سب سوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یعنی کانوں۔ آنکھوں۔ مُنہ اور اپنی شرمگاہوں کی بھی۔ نہ غیبت سُنتے ہیں۔ نہ دوسروں کے اموال کو لالچ سے دیکھتے ہیں اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ ہاں اپنی بیویوں سے تعلق رکھنا جائز ہے۔ اسی طرح ایسی عورتوں سے جن کے ان کے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ ایسے لوگوں پر مذہبی لحاظ سے کوئی ملامت نہیں......

پانچواں درجہ روحانی ترقی کا یہ بتایا

کہ مومن اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ یعنی جو امانت اس کے پاس رکھوائی جائے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جو عہد کرتے ہیں خواہ وہ کسی کافر یا دشمن سے ہی کیوں نہ ہو اُسے پورا کرتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم امانت اور دیانت کے اصول پر اتنی سختی سے عمل کرتے تھے کہ تاریخوں میں لکھا ہے جن دنوں اسلامی افواج نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! مَیں اب ان لوگوں میں تو نہیں جا سکتا۔ لیکن میرے پاس اپنے یہودی آقا کی جو بکریاں ہیں ان کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بکریوں کا منہ یہودی قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو ادھر دھکیل دو اللہ تعالیٰ خود انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچا دیگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں۔ جہاں سے قلعہ والوں نے انہیں اندر داخل کر لیا۔ (سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۴۵)

اس واقعہ پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم امانت کی ادائیگی کا کتنا احساس رکھتے تھے اور کس طرح جنگ کے دوران میں بھی دشمن قوم کے اموال پر بے جا قبضہ کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ موجودہ زمانہ انتہائی ترقی یافتہ دَور کہلاتا ہے مگر آجکل بھی کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ جنگ کے دوران میں دشمن اقوام کے جانور ہاتھ آ گئے ہوں تو ان کو دشمن کی فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو۔ لڑنے والوں کے اموال آجکل جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں۔ اور لُوٹ کھسوٹ ایک روزمرہ کا کھیل سمجھا جاتا ہے مگر باوجود اس کے وہ بکریاں ایک ایسے شخص کی تھیں جو اسلامی افواج کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھا۔ اور باوجود اس کے کہ ان بکریوں کے قلعہ میں واپس چلے جانے کا یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ مہینوں تک انہیں اپنی غذا کا سامان مہیا ہو جاتا اور لڑائی لمبی ہو جاتی۔ پھر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ برداشت نہ کیا کہ امانت میں خیانت ہو۔ بلکہ آپ نے فرمایا بکریوں کا مُنہ قلعہ کی طرف کر دو اور انہیں اسی طرف کو ہانک دو تاکہ امانت میں خیانت واقع نہ ہو......

اسی طرح وفائے عہد کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ ایک دفعہ ایک حکومت کا ایلچی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا۔ اور آپ کی صحبت میں کچھ دن رہ کر اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مناسب نہیں۔ تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مامور ہو۔ تم اسی حالت میں واپس جاؤ اور وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آ کر اسلام قبول کرو۔ (ابوداؤد باب الوفا بالعہد)

پھر مسلمانوں کو بھی وفائے عہد کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ ایک دفعہ کفار نے عین جنگ کے دوران میں دھوکا سے ایک حبشی مسلمان سے معاہدہ کر لیا اور انہوں نے قلعہ کے دروازے کھول دیئے۔ جب لشکر آگے بڑھا تاکہ قلعہ میں داخل ہو تو انہوں نے کہا۔ ہمارا تو تم سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ کمانڈر نے کہا۔ میرے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا ہم نے ایک حبشی سے معاہدہ کر لیا تھا۔ اور اس نے بعض شرائط پر ہمیں امن دیدیا تھا۔ کمانڈر نے کہا اُسے معاہدہ کا کیا اختیار تھا۔ معاہدہ تو میرے ساتھ ہونا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہم آپ سے معاہدہ کر چکے ہیں۔ جب یہ اختلاف بڑھا تو اسلامی فوج کے کمانڈر نے حضرت عمرؓ کو یہ تمام واقعہ لکھ دیا اور دریافت کیا کہ اب کیا کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے وفاء عہد کو بڑی عظمت و اہمیت دی ہے سو تم اس عہد کو پورا کرو اور اس وقت تک اس عہد پر قائم رہو جب تک کہ فریق ثانی خود اس عہد کی خلاف ورزی نہ کرے۔

(طبری جلد ۵ صفحہ ۲۵۶۸)

غرض اسلام امانت و دیانت اور معاہدات کی پابندی کو خاص اہمیت دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہی مومن کامیاب ہو سکتے ہیں جو امانت اور وفائے عہد میں بھی بہترین نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔

پھر چھٹا درجہ یہ بتایا کہ وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے انسان کی روحانی ترقی کا ساتواں درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جنت کا وارث کر دیتا ہے جو سب جنتوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی فردوس۔ فردوس کے معنے عربی زبان میں ایسے باغ کے ہوتے ہیں جو ہر قسم کے باغوں کا مجموعہ ہو۔ پس فردوس کا لفظ

استعمال کرکے اِس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جس طرح یہ لوگ سب اعلیٰ درجہ کے روحانی خواص اپنے اندر جمع رکھتے ہیں اسی طرح ان کو مقام بھی وہ ملے گا جو تمام خوبیوں کا جامع ہوگا۔ اور ھُم فیہا خالدون

کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس بات کی نگرانی رکھیگا کہ وہ ان انعامات کے ہمیشہ وارث رہیں۔ اور کبھی ان پر تنزل کی گھڑی نہ آئے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

صدقہ دینے کا ایک نہایت اہم طریق!

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

احباب کو علم ہے۔ کہ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہت خراب ہے جس کی وجہ سے احباب جماعت بہت فکرمند اور پریشان ہیں اور حسب توفیق حضور کی کامل صحت کیلئے صدقات بھی دے رہے ہیں تا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب ہوں۔ اسلام میں صدقات دینے کے کئی طریق ہیں۔ مثلاً جانور ذبح کرکے اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کرنا، نقد رقم غرباء کو ادا کرنا یا غرباء کی دیگر ضروریات کو پورا کرنا۔ مگر میرے نزدیک بیماری کا صدقہ دینے کا ایک اور بھی نہایت اہم طریق یہ ہے کہ ایسے غریب نادار لوگوں کا علاج کرانا جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں کیونکہ جہاں ایک شخص کے لئے علاج کے تمام وسائل اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر ہوں وہاں دوسرے کے لئے عام علاج بھی میسر نہ ہو سکے تو ایسے مستحق کا علاج کرانے سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئیگا۔ لہٰذا حضور کی صحت اور کامل شفایابی کیلئے صدقات دیتے وقت احباب جماعت کو صدقات کے اس طریق کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ربوہ میں بہت سے ایسے غریب نادار بیمار لوگ ہیں جن کے لئے قیمتی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے مگر وہ طاقت نہیں رکھتے۔ اور اس طرح ایک جائز ضرورت سے بوجہ افلاس کے محروم رہ جاتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کی طرف سے ایسے مریضوں کو حتی الوسع ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر ہسپتال کا بجٹ ان قیمتی ادویہ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ کام تو صرف صاحب استطاعت احباب کی توجہ سے ہی کسی حد تک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں خوشی کے ساتھ یہ اظہار کرتا ہوں کہ میری تحریک پر مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور فلور ملز ایسے مریضوں کی ادویہ کیلئے گزشتہ ایک سال سے زائد عرصہ سے یکصد روپیہ ماہانہ باقاعدہ ارسال فرما رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے کہ دوسرے صاحب استطاعت احباب بھی اِس طریق صدقہ کی طرف توجہ فرمائینگے اور جہاں وہ حضور کی صحت کیلئے بطور صدقہ جانور ذبح کرائینگے وہاں اپنے ان غریب وبیکس بیمار بھائیوں کے علاج کیلئے بھی بطور صدقہ رقوم فضل عمر ہسپتال میں ارسال فرما دیں گے نیز ذی استطاعت احباب اگر اس غرض کیلئے ماہانہ رقوم مقرر کرکے ارسال فرماویں تو یہ اور بھی بہتر ہوگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آ کر ہمارے امام کو اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا فرمائیگا اور ایسے احباب کے گھروں سے بھی بیماریوں کو دور فرما دیگا وما توفیقنا الا باللہ۔ والسلام۔ خاکسار

ڈاکٹر مرزا منور احمد

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کیلئے

قواعد کی ضروری تشریح

(۱) جو شخص اپنی وصیّت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو اور وصیّت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے اور اس طرح اس کی وصیّت منسوخ ہو جائے۔ ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیّت کو بحال کرانا چاہے تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں۔

ا۔ پہلی منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے۔

ب۔ عرصہ منسوخی وصیّت کا چندہ عام ادا کیا گیا ہو۔

(۲) ایسا شخص اگر نئی وصیّت کرے تو اس پر بھی یہ دونوں شرائط حاوی ہوں گی۔

(۳) مگر جس شخص کی وصیّت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو (نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو) تو اس کی وصیّت بحال کرنے کے لئے حصّہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا چاہیئے یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں۔ بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے اس کمی کو بھی پورا کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

اہتمام تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی علمی و عملی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کوائف کی فوری ضرورت ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے اس امر کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد ان کوائف کے متعلق مجلس مرکزیہ کو اطلاع بہم پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ مزید کارروائی میں تاخیر نہ ہو۔ اسی مضمون کا ایک سرکلر بھی قائدین مجالس کو انفرادی طور پر بھجوایا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرما کر خاکسار کو شکریہ کا موقع بہم پہنچائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی کل تعداد۔
(۲) مولوی فاضل اور گریجویٹس یا اس سے اوپر تعلیم یافتہ خدام کی تعداد۔
(۳) میٹرک سے اوپر اور مولوی فاضل یا گریجویٹس تک کے معیار کے خدام کی تعداد
(۴) چھٹی سے میٹرک تک کے معیار کے خدام کی تعداد۔
(۵) چھٹی سے نیچے لیکن تعلیم یافتہ خدام کی تعداد
(۶) بالکل ان پڑھ خدام کی تعداد (۷) کل تعداد از نمبر ۲ تا نمبر ۶۔
(۸) جماعت کے ان پڑھ افراد کی تعداد جو خدام کے علاوہ ہوں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ احمد بی بی اہلیہ چوہدری علم الدین صاحب (گھسیٹ پورہ) بعارضہ سرسام بیمار ہے اور عزیزہ منیر احمد ابن چوہدری محمد علی صاحب (چک نمبر ۲۳۷ گ ب بیانوالہ) کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام ہر دو کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درد مندانہ دعا فرمائیں

(اقبال بیگم اہلیہ چوہدری نذیر احمد گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

انچارج مبلغ لائبیریا

قبولِ احمدیت کے بعد ہزاروں افراد نے اپنے مولیٰ سے ایسا تعلق پیدا کر لیا کہ ان کی زندگی ہی بدل گئی اور وہ کیا سے کیا بن گئے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کے اوصافِ حمیدہ کی وجہ سے ان کو یاد کرنے لگے۔

محترم جناب میاں نور محمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور کی اہلیہ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سابق مبلغ انچارج سیرالیون حال لائبیریا کی والدہ محترمہ ۱۲؍ اپریل ساڑھے آٹھ بجے شب ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے مولیٰ کے حضور چلی گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ایک صحابی کی بیوی اور ایک کامیاب مبلغِ اسلام کی والدہ محترمہ تھیں۔ قابلِ احترام وجود تھیں۔ ان کی نیک اور پاکیزہ برسوں کی زندگی کے لمحات میرے سامنے ہیں۔ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ وہ اعمالِ صالحہ کے بجا لانے کے لئے ہمہ تن مصروف رہتیں اور نیکی کا کوئی موقعہ اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔ وہ سراپا نیکی اور تقوےٰ شعاری کا مجسمہ تھیں۔ میں نے کم و بیش بیس برس تک محترمہ اماں جی (…………) رحومہ کی زندگی کو دیکھا ہے۔ ان کا حسنِ سلوک۔ ان کے بلند اخلاق و کیریکٹر اور دیگر اعمال اور اوصاف آج ہمیں یاد آتے ہیں تو ہمیں انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک نافع اور قیمتی وجود سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں۔

محترمہ اماں جی مرحومہ پنجگانہ نمازوں کو بالالتزام ادا کرنے کے علاوہ تہجد اور اشراق کی نماز بھی پڑھتیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ نماز کی ادائیگی میں میرے دل کو اطمینان اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ بعد نمازِ فجر تلاوت قرآن پاک کرتیں اور اس امر کو اپنی روح کی تسکین کا باعث قرار دیتیں اور ہمیشہ اہلِ خانہ کو تلاوت قرآن کریم کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتی رہتیں۔ مرحومہ کو دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین و ایمان تھا۔ بہت دفعہ ایسا ہوا کہ گھر سے باہر گئے ہوئے انہیں دیر ہو جاتی اور گھر والے حیران ہوتے کہ محترمہ اماں جی کہاں تشریف لے گئی ہیں کہ اتنے میں آپ گھر واپس لوٹتیں اور جب دریافت کیا جاتا کہ آپ کہاں تشریف لے گئی تھیں تو فرماتیں کہ مرکز میں بڑی بڑی بزرگ ہستیاں ہیں۔ ان کی صحبت میں رہنا زیادتی اور تازگیٔ ایمان کا باعث ہے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاں گئی تھی۔ وہاں مجھے حضور کی پگڑی بال دھونے کا شرف حاصل ہوا۔ اور حضور کی خدمت اقدس میں میں نے دعا کی نسبت بھی عرض کیا کبھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نام لیتیں اور کبھی حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی وغیرہ کا۔ اکثر فرمایا کرتی تھیں۔ کہ یہ بزرگ لوگ اس لائق ہیں کہ انہیں بار بار ملا جائے اور ان کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔ کیونکہ ان کی اکثر دعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے نہ صرف بزرگوں کی خدمت میں دعا کے لئے کہتیں بلکہ خود بھی شب و روز دعائیں کرتی رہتیں۔ ان کی دعائیں زیادہ تر اسلام و احمدیت کی ترقی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر نیز بیرونی ممالک میں تبلیغ دین کے لئے جو بیسیوں مبلغین تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی کامیاب واپسی کے لئے وقف تھیں۔ ہم نے کئی بار مشاہدہ کیا کہ جس امر کے لئے وہ دعائیں کرتیں۔ بالعموم اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا۔ اکثر خوابیں بھی ہم نے پوری ہوتی دیکھی ہیں۔ مرحومہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت تھی اور اس امر کا بار بار مختلف رنگوں میں اظہار فرماتی رہتی تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت کا ہی نتیجہ تھا کہ وفات سے ایک روز قبل مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گولبازار ربوہ نے سیرت حضرت ام المومنینؓ سے متعلق جو جلسہ منعقد کیا تھا۔ اس میں باوجود طبیعت کی ناسازی کے مرحومہ نے شرکت کی اور آخر تک تقاریر سنتی رہیں۔ اور جب گھر واپس آئیں تو طبیعت سخت خراب تھی۔

اسلام و احمدیت کے لئے کمال درجہ کا جذبۂ فدائیت موجزن تھا۔ غالباً ۳۷-۱۹۳۶ء کی بات ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ ممالکِ غیر میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے نکل جائیں۔ اس وقت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل پاس کر چکے تھے۔ محترمہ اماں جی نے اپنے میاں (یعنی میرے خسر محترم میاں نور محمد صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور) اور مولوی صاحب موصوف سے اس بارہ میں مشورہ کیا۔ جس پر طے پایا کہ مولوی صاحب کسی غیر ممالک میں بغرض تبلیغ چلے جائیں۔ سو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مغربی ممالک میں تشریف لے گئے اور چند سال محترم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کے ساتھ کام کرنے کے بعد حضور کے ارشاد کے مطابق لنڈن چلے گئے۔ اور پھر وہاں سے سیرالیون اور حال ہی میں لائبیریا میں تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں جہاں بھی مولوی صاحب گئے بفضلہ تعالیٰ انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی چلی گئی اور ان کے ذریعہ جہاں بہت سی سعید روحوں نے اسلام قبول کیا۔ وہاں مختلف علاقوں میں کئی ایک مساجد بھی تعمیر ہوئیں اور اسلام و احمدیت سے متعلق کثیر تعداد میں لٹریچر شائع ہوا۔

برادرم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کے ذریعہ اسلام کی کامیابی کی جب بھی کبھی "الفضل" میں کوئی رپورٹ چھپی یا اس بارہ میں مولوی صاحب کی طرف سے محترمہ اماں جی کے نام یا دفتر میں کوئی چٹھی موصول ہوئی تو مرحومہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتیں اور دعائیں کرتیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے کے ذریعہ مزید ہزارہا انسانوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ اور جلد تر اکنافِ عالم میں اسلام کا نور پھیل جائے

تقسیم ملک سے قبل کی بات ہے کہ مرکز احمدیت (قادیان) کی حفاظت کے لئے احمدی نوجوانوں کی خدمات کی ضرورت پڑی اس پر محترمہ اماں جی نے اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد لطیف صاحب (جو ان دنوں دفتر مینیجر الفضل میں اکاؤنٹنٹ ہیں) کو تحریک کی کہ وہ فوراً قادیان چلے جائیں۔ اور سلسلہ کی طرف سے جو ڈیوٹی ان کے ذمہ لگائی جاتی ہے اسے بخوشی سرانجام دیں عزیزم محمد لطیف صاحب اپنی والدہ محترمہ کے کہنے پر عازمِ سفر قادیان ہو گئے۔ اور وہاں ایک عرصہ تک خدمت بجا لاتے رہے اور جب قادیان سے یہ خبر موصول ہوئی کہ احمدیوں کو حد درجہ مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے اور ان کے ایمان کے امتحان کا وقت آ پہنچا ہے تو اس موقعہ پر محترمہ اماں جی مرحومہ نے برادرم مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو تاکید کی کہ وہ عزیز محمد لطیف صاحب کے نام ایک چٹھی ارسال کریں۔ اس پر خواجہ صاحب موصوف نے عزیز محمد لطیف صاحب کے نام چٹھی لکھی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ "اے میرے پیارے بیٹے! اس وقت مرکز احمدیت کو ایک عظیم خطرہ درپیش ہے میں نے تجھے حفاظتِ مرکز کے سلسلہ میں بھیجا ہوا ہے۔ دیکھنا کہیں کمزوری اور بزدلی نہ دکھانا۔ اگر جان بھی دینی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا بصورتِ دیگر میں خوش نہ ہوں گی"

بڑا بیٹا سالہا سال سے غیر ممالک میں تبلیغِ اسلام میں دن رات مصروف تھا۔ اور ہزاروں میل دور والدہ کی جدائی کا باعث بنا ہوا تھا۔ اور چھوٹا بیٹا قادیان میں سخت خطرہ کی حالت میں ڈیوٹی ادا کر رہا تھا۔ لیکن والدہ محترمہ کا ایثار دیکھیے یہ صدق و وفا اور ایثار و قربانی کا نمونہ اگر احمدیت کی صداقت پر دال نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا احمدیت سے باہر اس قدر قربانی کی روح کسی قوم اور جماعت کے افراد میں نظر آتی ہے؟

ہم نے دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کے سامنے کسی مالی تحریک کا اعلان کیا گیا۔ محترمہ اماں جی ہمیشہ ہی اس سلسلہ میں اپنی بساط سے بڑھ کر قربانی کرتی نظر آئیں چنانچہ آپ تحریک جدید دفتر اول میں شامل تھیں اور لجنہ اماء اللہ کے چندوں میں بھی اکثر حصہ لیتی رہتی تھیں۔ اور فرمایا کرتی تھیں کہ اس زمانہ میں مالی اور دیگر قربانیاں کرنا خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہے۔ آپ ۱۹۲۶ء سے موصیہ تھیں اور وصیت کے پیش نظر نیکی کے امور کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھتیں۔

جب بھی جلسہ سالانہ کی آمد ہوتی تو محترمہ اماں جی خوشی و انبساط کے باعث پھولا نہ سماتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ ہمارے گھر میں کثیر تعداد میں جو مہمان آتے ہیں تو دراصل یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معزز مہمان ہیں ان کی خدمت کرنا خدائی انعامات کا وارث بننا ہے۔ چنانچہ اماں جی کے ہاں ہر سال لاہور وغیرہ مقامات سے جلسہ سالانہ کے موقع پر پچاس کے قریب مہمان آتے جلسہ کے مبارک ایام میں مرحومہ دن رات مہمان نوازی میں مصروف رہتیں اور جب مہمانوں نے واپس جانا ہوتا تو محترمہ اماں جی یہ کہہ کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس مہمانوں کی پوری خدمت نہیں کر سکی معذرت کیا کرتیں۔ غرض مہمانوں کا خاص خیال رکھتیں ان کی آمد سے قبل ایک زائد عارضی کمرہ بنا چھوڑتیں کہ مہمانوں کو بلحاظ رہائش تکلیف نہ ہو۔

غرض محترمہ اماں جی مرحومہ کا وجود ہم سب کے لئے کیا بلحاظ مادر مہربان ہونے کے اور کیا روحانی اعتبار سے ایک نہایت ہی قیمتی وجود تھا اور آج جب کہ وہ ہم میں موجود نہیں ہم ایک عظیم خلا محسوس کر رہے ہیں۔ مرحومہ کے ہاں تین لڑکے اور سات لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ان کی زندگی میں ایک لڑکا اور تین لڑکیاں وفات پا گئیں۔ اب دو لڑکے اور چار لڑکیاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بقیدِ حیات ہیں۔ ایک لڑکے کے سوا باقی سب شادی شدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور انہیں مرحومہ والدہ کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے نیز صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مری آنے والے احباب کیلئے

جماعت کے وہ دوست جو سیزن میں مری تشریف لاتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ مسجد احمدیہ واقع اسٹیٹ خان بہادر دلاور خانصاحب کلڈنہ میں جمعہ کی نماز کا باقاعدہ انتظام ہے احباب ادائیگی جمعہ کے لئے باقاعدہ تشریف لائیں۔ اور جماعتی و دیگر معلومات کے لئے پتہ ذیل پر مجھ سے ملاقات فرمائیں۔ (محمد اشرف ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ مکان نمبر $\frac{208}{14}$ رام لال بلڈنگ متصل میونسپل پرائمری گرلز سکول نوٹہ مال مری)

ضروری اعلان } مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء کو ڈھاکہ اور لاہور کے درمیان 8-1-6 کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے غالباً کسی احمدی خاتون کا اٹاچی کیس کراچی کے ایک دوست کے اٹاچی کیس سے تبدیل ہوگیا ہے جس میں بعض ضروری کاغذات ہیں۔ جن محترمہ کے پاس اٹاچی کیس غلطی سے چلاگیا ہے انہیں چاہیئے کہ اولین فرصت میں نظارت ہذا کو آگاہ کردیں۔ (ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

جماعتہائے حیدرآباد ڈویژن } ڈویژن کی ہر جماعت کو اصلاح وارشاد کے دو دو فارم ارسال کئے گئے ہیں جو مئی اور جون دو ماہ کے لئے کافی ہوں گے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح وارشاد ماہ مئی کی رپورٹ مرتب کرکے "چوہدری صلاح الدین صاحب بی۔ایس سی ڈویژنل سیکرٹری اصلاح وارشاد ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(احمد دین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

داخلہ اینی مل ہسبنڈری کالج لاہور } پانچ سالہ ڈگری کورس بطور وی ایس تقرری پر تنخواہ ۱۸۰/ روپے علاوہ الاؤنس۔ انٹرویو و داخلہ $\frac{6}{59}$ 15

شرائط: فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میٹرک سائنس والے کو ترجیح۔ ابتدائی خرچ داخلہ ۱۲۶/ روپے علاوہ خوراک و رہائش۔ درخواستیں مع دو دو پاسپورٹ سائز فوٹو بنام پرنسپل کالج $\frac{6}{59}$ ۱۲ تک۔ مجوزہ فارم دفتر کالج سے طلب ہو۔ (پ ر ٹ $\frac{6}{59}$ ۱)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

ایک معلم کی ضرورت } جماعت احمدیہ سرگودھا کو ایک کی ضرورت ہے جو تعلیم قرآن درس و تدریس اور چندہ جات کی فراہمی وغیرہ کے کام کرسکے تنخواہ حسب قابلیت ۸۰/ روپے ماہوار تک ہوگی۔ ضرورت مند احباب عاجز کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ (مرزا عبدالحق امیر جماعت احمدیہ سول لائن سرگودھا)

ترسیل بجٹ انصار اللہ کیلئے یاددہانی } انصار اللہ مرکزیہ کے مالی سال میں سے تقریباً پانچ ماہ گذر چکے ہیں مگر ابھی تک بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے سال رواں کے بجٹ موصول نہیں ہوئے۔

تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنی اولین فرصت میں بلا تاخیر بجٹ باشرح اور مکمل تیار کرکے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوادیں اور بجٹ کے مطابق پہلے پانچ ماہ کا چندہ بھی بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

"موعودہ رقوم جلد ادا کردی جائیں"

شوریٰ مجلس انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تعمیر فنڈ انصار اللہ میں اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم وصول کی جائے گی تاکہ مرکز اسی سال تعمیر کا کام مکمل کرسکے اور اس سلسلہ میں جو رقوم قرض لے کر خرچ کی گئی ہیں ان کی بھی ادائیگی ہوجائے۔ تمام اضلاع کیلئے رقوم مقرر کردی گئی تھیں۔ جملہ مجالس اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا وہ موعودہ رقم ادا کرچکی ہیں۔ جس قدر جلد وصولی ہوگی اسی قدر جلد تعمیر کا کام جو شروع ہے مکمل ہوسکے گا۔ عہدہ داران سے التماس ہے کہ رقوم وصول کرکے مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ نے اس سال فائنل ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان دینا تھا مگر بیمار ہونے کی وجہ سے امتحان نہیں دے سکا۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میری صحت کاملہ کے لئے اور سپلیمنٹری امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالغفور زاہد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور)

(۲) خاکسار کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ باعزت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خدا محمد بلوچ، کوارٹر نمبر $\frac{41}{8}$ ۔ پونچھ ہاؤس ملتان روڈ۔ لاہور)

(۳) جلیل الرحمٰن تقریباً ایک ہفتہ سے متواتر بیمار ہے۔ احباب بچے کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خلیل الرحمٰن قریشی ۸ھ راجگڑھ روڈ لاہور)

(۴) میرے والد صاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب بہت کمزور ہوگئے ہیں بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (عنایت اللہ ولد میاں کرم الٰہی احمدی گوجرانوالہ)

(۵) بندہ چند روز سے ایک پریشانی اور کشمکش میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے پرخلوص دعا کرنے کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد شریف (چکوال)، لائلپور)

(۶) میری بچی امۃ الشنین تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے (مولوی محمد تقی دارالصدر ربوہ)

(۷) خاکسار کی اہلیہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل اور رحم سے اپریشن کو کامیاب کردے (اعجاز احمد راولپنڈی)

(۸) میرے والد بزرگوار محترم صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کا چھیلو کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے احباب دعا فرمائیں (برکات احمد ذبیح سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد)

(۹) بابو احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھیوڑہ کی صاحبزادی امۃ النصیر ایک لمبا عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (حافظ غلام محی الدین معلم وقف جدید جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع جہلم)

(۱۰) میں محکمانہ تکلیف کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ تمام احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں۔ (مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر لاہور)

(۱۱) دختران نصیر اسلام بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار اور زیب النساء بعارضہ بخار چار پانچ یوم سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں (سید محمد اشرف وثیقہ نویس بیرون احاطہ کچہری تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور)

(۱۲) بشیر احمد صاحب بھیروی کلرک کوہ نور ملز لائلپور ہرنیا کے اپریشن کے لئے سول ہسپتال لائلپور میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کے آپریشن کی کامیابی اور صحت اور درازی عمر کے لئے احباب دعا فرمائیں (عبدالحمید آصف)

(۱۳) میری لڑکی سعیدہ بیگم اہلیہ عزیزم محمد اسلم صاحب کارپل بی۔اے۔ ایل ایل بی کراچی پریشان کن بیماری میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب عزیزہ کی شفائے کاملہ و صحت عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (مرزا غلام نبی محلہ بیرون ننگو شہر سیالکوٹ حال لارنس روڈ پاکستانی کوارٹرز ۱۹۹ کراچی۔۳)

(۱۴) میرے عزیز دوست اے بی محمود صاحب ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (الیاس مرزا کراچی)

(۱۵) خاکسار کی اہلیہ کا آج اپریشن ہوا ہے جو کہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو اپنے خاص فضل و رحم سے جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (اعجاز احمد چوہدری راولپنڈی)

(۱۶) چوہدری مبارک احمد صاحب عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب چوہدری صاحب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں (عبدالستار ناصر معلم وقف جدید بہلول پور)

(۱۷) میری چھوٹی بچی ایک ماہ سے علیل ہے۔ اب حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ دعائے صحت فرمائیں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی)

(۱۸) عزیزم مبشر احمد اور میری والدہ صاحبہ ٹائیفائیڈ اور بازو کی چوٹ سے بالترتیب سخت تکلیف میں ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(بشیر احمد شاکر۔ راولپنڈی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

ایبٹ آباد

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے حضرت اقدس کی ناسازی طبع کی اطلاع ملنے کے بعد اجتماعی و انفرادی دعاؤں کے علاوہ مبلغ /-/۱۲ روپے بطور صدقہ لنگر خانہ اور مقامی غرباء میں تقسیم کئے

مرزا ایم ایس سی
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

واہ چھاؤنی

جماعت اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر دعائیں کر رہی ہے۔

جلال الدین قمر داش پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی

منڈرانی

احباب جماعت احمدیہ بستی منڈرانی اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ نیز ایک مینڈھا ذبح کر کے اس کا گوشت مساکین و غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

خاکسار منظور احمد قائد خدام الاحمدیہ
بستی منڈرانی

کلاسوالہ

جماعت احمدیہ کلاسوالہ نے نماز جمعہ میں حضور کی صحت کے لئے اجتماعی طور پر دردمندانہ طریق سے دعائیں کیں۔ اور انفرادی طور پر بھی دعا کی تحریک کی گئی۔

ایک بکرا بطور صدقہ اور نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے مجموعی طور پر ۱۳/۸ روپیہ معرفت آفیسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال کئے گئے۔

خادم علی سکرٹری مال
کلاسوالہ

امریکی سفارتی افسروں کی کانفرنس

واشنگٹن ۸ جون۔ امریکی نائب وزیر خارجہ برائے افریقی امور مسٹر جوزف مشرقی مرکزی اور جنوبی افریقہ میں مقیم امریکی سفارتی نمائندوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ یہ کانفرنس (روڈیشیا) میں ۹ سے ۱۱ جون تک ہوگی۔

اس کانفرنس میں مشرقی وسطی اور جنوبی افریقہ میں متعین سفیر قونصل جنرل اور اس علاقہ میں کام کرنے والے امریکی دفتر خارجہ کے حکام شرکت کریں گے۔

دلائی لامہ کے بڑے بھائی نئی دہلی میں

نئی دہلی۔ دلائی لامہ کے بڑے بھائی تھبتن نوربو سوری جاتے ہوئے حال ہی میں دہلی پہنچے۔ نوربو ۱۹۵۰ء میں تبت پر کمیونسٹ چینیوں کے حملہ کے بعد وہاں سے نیویارک چلے گئے تھے۔ وہ کولمبیا یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ نوربو دلائی لامہ سے ملنے کے بعد کالمپانگ اور تیزپور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بعض نئے علاقوں میں بیماریاں زور پکڑ رہی ہیں!

عالمی ادارہ صحت کی سالانہ رپورٹ

بین الاقوامی ادارہ صحت کی سالانہ رپورٹ حال ہی میں شائع ہوئی ہے اس کی رپورٹ میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ بعض نئے علاقوں میں (جو پہلے بیماریوں سے نسبتاً کم متاثر تھے) بڑی تیزی سے مختلف النوع بیماریاں پھیلتی جا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر نئے صنعتی ملکوں میں تپ دق کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ بعض علاقوں میں زرد بخار کی ابتداء ہو رہی ہے۔ اور بلیہرزیاسس" (گھونگے سے پھیلنے والا بخار) آبپاشی والے علاقوں خصوصاً مشرقی بحیرہ روم کے ملکوں میں زور پکڑ رہا ہے۔

ادارہ کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر ایم جی کنڈاؤ نے سالانہ رپورٹ میں طبی تحقیقات کے کاموں میں مزید توسیع کی ضرورت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ صحت کے میدان میں جو قابل ذکر ترقیاں دس سال پہلے شروع ہوئی تھیں اب بھی جاری ہیں۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بہت سی دشواریاں اور کوتاہیاں جو ابتداء میں حائل تھیں بدستور قائم ہیں۔

انتظامی امور میں تاخیر بعض اہم منصوبوں میں اب بھی رخنے ڈال رہی ہے۔ تربیت یافتہ اور نیم تربیت یافتہ عملے کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ اب بھی ہسپتالوں، تجربہ گاہوں اور صحتی مرکزوں کی تعمیر پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ لیکن ان اداروں کے لئے جس عملے کی ضرورت ہے اس کی تعلیم و تربیت کا کم خیال رکھا جا رہا ہے۔ کچھ تو سرمائے کی کمی ہے اور کچھ موجودہ حالات کو بہتر بنانے کے لئے عزم و ارادے کی کمی ہے۔ اس لئے ماحول کی صحت مندانہ صورت ہنوز ناقابل اطمینان ہے۔

پچھلے سال عالمی ادارہ صحت نے ۱۲۱ ملکوں اور علاقوں میں خدمات انجام دیں۔ جہاں تقریباً چھ سو صحتی منصوبوں میں امداد دی گئی۔ سب سے زیادہ منصوبے جنوب مشرقی ایشیا میں عمل میں آئے جن کی تعداد ایک سو بانوے تھی۔ اس کے بعد مشرقی بحیرہ روم، براعظم امریکہ، یورپ اور افریقہ کا نمبر ہے۔

سب سے بڑا مرحلہ اب بھی ملیریا کے استیصال کا ہے۔ اس وقت تک دنیا کے تمام حصوں میں رہنے والے ۲۷ کروڑ ۸۰ لاکھ باشندوں کو ملیریا کے استیصال سے متعلق پروگراموں کے زمرے میں لایا جا چکا ہے گویا یہ ان لوگوں کی تعداد کا ۲۰ فیصدی ہے جن کو ملیریا کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ان کی کل تعداد ایک ارب ۳۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ہے باقی کثیر تعداد یعنی ۳۵ کروڑ اسی لاکھ باشندے ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں استیصال کی مہم چلائی نہیں جا سکتی۔ اگرچہ ملیریا پھیلانے والوں مچھروں میں کیڑے مار ادویات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی جا رہی ہے پھر بھی نتیجہ بہتر ہو رہا ہے

تپ دق

بی سی جی کے ٹیکے لگانے کے لئے جو الگ سکیمیں بنائی گئی تھیں۔ اور انفرادی کوششیں ہو رہی تھیں ان کو ترک کر کے ان کی جگہ قومی انسدادی پروگرام عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ تپ دق کے علاج کے لئے جو سستی مؤثر اور غیر زہریلی ادویات رائج ہوئی ہیں۔ ان کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے لئے مطالبہ ہو رہا ہے۔

فالج الاطفال

(کساح) پولیو (فالج الاطفال) کے زندہ ویکسین سے متعلق مسائل پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ خصوصاً ان کی حفاظت اور ان کی صلاحیت برقرار رکھنے کا مسئلہ غور طلب ہے۔ بہت سے ملکوں میں بے جان وائرس ویکسین جو تین سال کی ایجاد ہے دوبارہ مقبول ہو رہی ہے۔ اور اس کی عمدہ تاثیر کا احساس ہو رہا ہے۔

چیچک

پچھلے سال کے شروع میں چیچک کی وبا پاکستان میں پھوٹ پڑی جس پر قابو پانے کے لئے حکومت نے درخواست کی اور عالمی ادارہ صحت نے چیچک کی خشک ویکسین کی اتنی مقدار فراہم کی جو بیس لاکھ ٹیکوں کے لئے کافی ہو سکتی تھی۔ اسی طرح نیپال اور تھائی لینڈ میں شدید قسم کا ہیضہ پھیلا۔ اور بھارت اور مشرقی پاکستان میں اتنے افراد ہیضہ میں مبتلا ہوئے کہ ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی عالمی ادارہ صحت نے نیپال اور تھائی لینڈ کے لئے بھی ویکسین فراہم کی۔

صحت عامہ کے لئے خدمات

اس عنوان کے ماتحت ۱۹۵۸ء کی سالانہ رپورٹ میں ان کارناموں کا ذکر ہے جو عالمی ادارہ صحت نے مختلف لحاظ سے انجام دئیے ہیں۔ مثال کے طور پر نرسنگ کے ضمن میں ۳۱ ملکوں کی مدد کی۔ اس کے علاوہ معاشرت اور پیشوں سے متعلق صحتی امور، ماؤں اور بچوں کی صحت دماغی صحت غذائیات اور دانتوں کی صحت وغیرہ کا خیال رکھا گیا (م)

۴ صحتی اور طبی عملے کی کمی کو دور کرنے کے لئے عالمی ادارہ صحت نے اپنا خاص اہم تعلیمی اور تربیتی پروگرام جاری رکھا۔ ۲۳ اعلیٰ اکتشتی استادوں کو طبی مدرسوں میں داخل کرنے کی تائید کی۔ غیر ملکوں میں جا کر مطالعہ کرنے کے لئے ایک ہزار تین سو وظیفے دئیے۔ ان میں سے ۲۴ فی صد عورتوں کے لئے مخصوص کئے گئے۔ اور طبی تعلیم کے سلسلے میں اپنے مطالعوں کا سلسلہ جاری رکھا۔

اعداد و شمار۔ پچھلے سال ادارے کے ۸۸ ممبروں اور ایسوسی ایٹ ممبروں نے مل کر جو چندہ ادا کیا۔ اس کا میزان ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ۶۹ ہزار ڈالر تھا۔ اور فنی امداد کے پروگرام کے ماتحت ۴۳ ہزار ڈالر علاوہ ازیں خاص ملیریا فنڈ میں ۲۵ لاکھ ڈالر جمع ہوئے دسمبر ۱۹۵۸ء میں ادارے کے عملے کی تعداد ایک ہزار ۷ سو ۵۴ تھی۔ ان میں سے ۸۷ صدر مقام پر کام کرتے ہیں۔ ان میں دو سو سے زیادہ کا اضافہ ہو چکا ہے۔ خاص طور پر اس لئے کہ ملیریا کے استیصال کے پروگرام کے لئے نیا عملہ رکھا گیا ہے۔

ادارے کے ۷۰ سے زیادہ اجلاس ہوئے ان میں ماہرین کی کمیٹیوں اور مشاورتی گروپوں کے جلسوں کی تعداد زیادہ تھی ادارے کو ماہرین کی ۳۵ مشاورتی جماعتوں سے صلاح لینی پڑی۔ جن میں ایک ہزار سے زیادہ ماہرین شامل تھے۔

لاہور میں سندھ طاس کے مشاورتی بورڈ کا اجلاس شروع ہو گیا،

روپیہ ملتے ہی مغربی پاکستان کی نہروں کو ملانے کا کام شروع ہو جائیگا

لاہور ۸ جون۔ دریائے سندھ کے طاس کے مشاورتی بورڈ کے صدر مسٹر جے معین الدین نے کل یہاں ایک ملاقات میں بتایا کہ حکومت پاکستان عالمی بنک کو پندرہ جون تک مطلع کر دے گی۔ کہ آبپاشی کے متعلق متبادل تعمیرات پر مصارف کا اندازہ کس قدر ہے۔ اس رپورٹ کے بعد عالمی بنک بھارت اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کا تنازعہ نمٹانے کے لئے اپنے منصوبے کو آخری شکل دے گا۔

مسٹر جے معین الدین نے جو بورڈ کے پہلے اجلاس میں شرکت کے لئے کل صبح بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے تھے بتایا کہ بورڈ متبادل تعمیرات پر مصارف کا تخمینہ حکومت مغربی پاکستان کے مشورے سے مرتب کرے گا۔ لاگت کے تخمینے اور بعض دوسری معلومات کے متعلق رپورٹ دس جون تک مکمل کر لی جائے گی۔ اور رپورٹ بھیجنے سے قبل عالمی بنک کے انجینئر مسٹر ڈرسکی اس کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ وہ مسٹر معین الدین کے ساتھ ہی لاہور پہنچیں گے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر معین الدین نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں نہروں کو آپس میں ملا دینے کا کام عالمی بنک کی طرف سے پاکستان کو روپیہ مہیا ہوتے ہی شروع کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا امریکہ، برطانیہ اور دوسرے روپیہ دینے والے ممالک نے ابھی تک نہیں بتایا کہ نہری پانی کے تنازعہ کو نمٹانے کے لئے عالمی بنک جو منصوبہ پیش کرے گا وہ اس کے لئے کتنا روپیہ دے سکیں گے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ منصوبے کی لاگت اور بھارت کی طرف سے ملنے والی رقم میں جو فرق ہوگا اسے امداد دینے والے ملک پورا کر دیں گے۔ آپ نے بتایا کہ عالمی بنک اس تنازعہ کا جو حل پیش کرے گا اسے قانونی حیثیت دینے کے لئے بھارت اور پاکستان کو آپس میں ایک بین الاقوامی معاہدہ کرنا پڑے گا۔

مسٹر معین الدین سے دریافت کیا گیا کہ بھارت نے مشرقی دریاؤں سے پاکستان کو پانی فراہم کرنے کے لئے ۱۹۶۲ء کی جو حد مقرر کی ہے کیا وہ اسے بڑھانے پر آمادہ ہو جائے گا؟ اس پر آپ نے جواب دیا کہ نہری تنازعہ کے تصفیہ کے لئے بھارت اور پاکستان میں جو معاہدہ ہوگا اس میں اس حد کو بڑھانے کی ایک دفعہ بھی شامل کی جائے گی۔

سندھ کے طاس کے مشاورتی بورڈ کا اجلاس کل مسٹر جی معین کے لاہور پہنچنے کے فوراً بعد منعقد ہوا۔ لندن کے ایک ممتاز انجینئر مسٹر اے۔ آر۔ بی۔ ا یچ کومب بھی بورڈ کی بات چیت میں شریک ہوں گے۔

محترم حافظ سید عبدالرحمن صاحب بٹالوی کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

نرینہ اولاد نہیں۔ صرف چار لڑکیاں ہیں۔ جن میں ایک جو کراچی میں ہیں بوقت وفات حاضر نہ ہو سکیں۔ مرحوم کا جنازہ نسبت روڈ سے مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لایا گیا۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی۔ بعد ازاں بوجہ موصی ہونے کے آپ کی نعش کو بذریعہ ٹرک پونے سات بجے شام ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائم مقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی وقت مرحوم کو قطعہ صحابہ خاص بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت سے اور قادیان کے جاں نثار درویش بھائیوں سے استدعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے خاص دعا کریں۔ اور اس امر کے لئے بھی کہ ان کی چاروں لڑکیوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو باقیات الصالحات میں سے بنائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بھانجی عزیزہ قدسیہ بنت چوہدری محمد عظیم صاحب بہت بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ تین چار دفعہ ایکسرے اور خون کا معائنہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک مرض کی قطعی طور پر تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب و خواتین جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی اور لمبی اور کامیاب و بامراد عمر کے لئے دعا کریں۔ (مشتاق احمد باجوہ وکیل المزاعت ربوہ)

۲۔ مکرم میر امان اللہ صاحب سکھر سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم میر حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر کو اچانک بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے اور آپ گزشتہ ۳۶ گھنٹے سے بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مشرقی اور مغربی افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت (بقیہ صفحہ اول)

ڈالی اور اس ضمن میں نصرت الٰہی کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ بعد ازاں مشرقی افریقہ کے ایک اور مبلغ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے جو مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر کے ہمراہ حال ہی میں مشرقی افریقہ سے واپس تشریف لائے ہیں تقریر کی۔ آپ نے بالخصوص مشرقی افریقہ کے علاقے یوگنڈا میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کئے اور جنجہ میں ایک عظیم الشان احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور بتایا کہ کس طرح اس عظیم الشان مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا خدا تعالیٰ نے غیب سے سامان کیا۔ اور یہ مسجد انتہائی نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے بنکر تیار ہوئی۔ دوران تقریر میں آپ نے مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی ناکامی اور اسلام کی روز افزوں ترقی کا بھی ذکر کیا

اور اس کے ثبوت میں وہاں کے اخباروں کے بعض اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔

آخر میں مبلغ لائبیریا (مغربی افریقہ) مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت لائبیریا میں احمدیہ مشن کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے وہاں تبلیغ اسلام کے خوشکن نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ انہیں وہاں کس طرح عمائدین حکومت تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اور پھر رفتہ رفتہ وہاں تبلیغ اسلام کا دائرہ دن بدن وسیع ہوتا چلا گیا۔

آخر میں صاحب صدر کے مختصر ریمارکس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب محلہ دار الصدر جنوبی نے مبلغین کرام اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں دعا پر یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴